Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم:۔ سہ شنبہ

۲ر جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ — فی پرچہ ۱ر

جلد ۷/۴۲ | ۱۷ تبلیغ ۱۳۳۲ھ ش — ۱۷ر فروری ۱۹۵۳ء | نمبر ۴۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ر فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں درد ہے۔ اور کھانسی بھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۶ر فروری۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کو ابھی تک پیشاب میں خون آ رہا ہے۔ گو پہلے سے کمی ہے احباب برابر دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۶ر فروری۔ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رض کی عام حالت پہلے سے اچھی ہے۔ اصل بیماری میں تا حال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق الٰہی کا اثر صحابہ کرام رض پر

"جو کچھ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمانی صدق دکھلایا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی آبروؤں کو اسلام کی راہوں میں نہایت اخلاص سے قربان کیا۔ اس کا نمونہ اور صدیوں میں تو کجا خود دوسری صدی کے لوگوں یعنی تابعین میں بھی نہیں پایا گیا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ یہی تو تھی۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مردِ صادق کا منہ دیکھا تھا۔ جس کے عاشق اللہ ہونے کی گواہی کفار قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی۔"

(شہادۃ القرآن)

پاکستان کو سائنس کے ایسے اعلیٰ ادارے کی ضرورت ہے جو بیرونی عناصر سے پاک ہو کر ملک کی خدمت کر سکے

مسلمانوں نے سائنس اور ثقافتی فنون کے لئے عظیم الشان کام کیا ہے۔ پاکستان اکیڈمی آف سائنسز کی افتتاحی تقریب میں خواجہ ناظم الدین کی تقریر

لاہور ۱۶ر فروری۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج تیسرے پہر لاہور میں پاکستان اکیڈمی آف سائنسز کا افتتاح کیا۔ یہ اکیڈمی ملک کے سائنسدانوں کی سب سے بڑی قومی انجمن ہوگی۔ خواجہ ناظم الدین نے کہا کہ اکیڈمی کا قیام ملک کی ترقی کا ایک اہم واقعہ ہے۔ پاکستان کو سائنس کے ایک ایسے اعلیٰ ادارے کی ضرورت ہے جو بیرونی عناصر سے پاک ہو کر ملک کی خدمت کر سکے۔ اعلیٰ تعلیم پر زور دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر ہمارے ہاں اعلیٰ تحقیقاتی کام نہ ہوا۔ تو تعلیم بے اثر ثابت ہوگی۔ اور قوم لکیر کی فقیر ہو کر رہ جائے گی۔ گورنمنٹ بھی اس بارے میں اپنے فرائض سے غافل نہیں رہی۔ اور اس نے کئی تحقیقاتی ادارے قائم کر دیئے ہوئے ہیں۔ سائنس کے میدان میں مسلمانوں کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے سائنس اور ثقافتی فنون کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ اور آپ کے بزرگوں کے ان عظیم الشان کارناموں سے آپ کی بہت کچھ حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں جب مغرب میں ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ مسلمان سائنسدانوں نے سائنسی تحقیقات کے جذبہ کو ہمیشہ زندہ رکھا۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ یہ اکیڈمی اسلامی روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے قوم کی ذہنی اور مادی زندگی کی نشوونما میں بہت کچھ حصہ لے گی۔

سائنس کانفرنس ملک کے اہم مسائل کو حل کرنے کیلئے عملی تجاویز پیش کرے گی

پانچویں کل پاکستان سائنس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے گورنر پنجاب کی تقریر

لاہور ۱۶ر فروری۔ گورنر پنجاب مسٹر اسماعیل چندریگر نے آج صبح پانچویں کل پاکستان سائنس کانفرنس کا افتتاح کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ پاکستان جیسے پسماندہ ملک کو جو مسائل درپیش ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے میں ہمیں سائنسدان بہت مدد دے سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے تربیت یافتہ انجنیروں۔ سائنسدانوں اور کاریگروں کی بے حد ضرورت ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ کانفرنس ممتاز غیر ملکی سائنسدانوں کی مدد سے پاکستان کے فوری اور اہم مسائل کو حل کرنے کے لئے عملی تجاویز پیش کر سکے گی۔ گورنر پنجاب نے کہا۔ کہ حکومت کو سائنس کی ترقی کا پوری طرح احساس ہے۔ اور وہ سائنس کی تحقیقات پر بہت روپیہ خرچ کر چکی ہے۔ آپ نے ملک کے اہل ثروت اصحاب سے بھی اپیل کی۔ کہ وہ اس سلسلہ میں دل کھول کر روپیہ دیں۔ سائنس کانفرنس کا افتتاح آج صبح یونیورسٹی ہال میں ہوا۔ اس میں غیر ملکی سائنسدانوں نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے اپنے اپنے ملکوں کی طرف سے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ یہ کانفرنس ۲۱ر فروری تک جاری رہے گی۔ اس کو آٹھ شعبوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ ہر شعبے کے علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوں گے۔ آج صبح سائنس کے آلات اور کتابوں کی ایک نمائش بھی منعقد ہوئی۔

مصر کے فوجی وفد کے لیڈر کی قاہرہ کو روانگی

کراچی ۱۶ر فروری۔ مصر کے خیر سگالی فوجی وفد کے لیڈر میجر جنرل محمد ابراہیم آج رات قاہرہ روانہ ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ان کو فوراً مصر طلب کیا گیا ہے۔ وہ آج صبح پشاور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے تھے۔ وفد کے بقیہ ارکان ۲۵ر تاریخ کو روانہ ہوں گے۔

خواجہ ناظم الدین کی طرف سے جنرل نجیب کو مبارکباد کا پیغام

کراچی ۱۶ر فروری۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں آپ نے انہیں اس امر پر مبارکباد دی ہے۔ کہ سوڈان کے مسئلہ پر ان کی برطانیہ سے بات چیت کامیاب رہی۔ اور دونوں فریقوں کے درمیان باعزت سمجھوتہ ہو گیا۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ آپ کی دانشمندی اور دور اندیشانہ رہنمائی کی وجہ سے مصری قوم دوسرے معاملوں میں بھی ایسی ہی کامیابی حاصل کرے گی۔

نہر سویز سے برطانوی فوجوں کا انخلاء

بات چیت اس ہفتے شروع ہو گی

قاہرہ ۱۶ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سات افراد پر مشتمل ایک مصری وفد اس ہفتے برطانیہ سے نہر سویز سے فوجیں ہٹانے کی تفصیلات کے بارے میں بات چیت شروع کر دے گا۔ اس وفد کے لیڈر خود وزیر اعظم مصر جنرل نجیب ہوں گے۔

بیگم جوناگڑھ کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا

کراچی ۱۶ر فروری۔ آج کراچی میں سندھ چیف کورٹ کے جسٹس محمد بچل نے بیگم جوناگڑھ کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ بیگم کو تا برخاست عدالت سزائے قید اور چھ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ قید بھگتنی پڑے گی۔

بہاولپور اسمبلی کا بجٹ سیشن

بغداد الجدید ۱۶ر فروری۔ آئندہ ماہ کی پندرہ تاریخ سے بہاولپور اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہوگا۔

کسی سیاسی جماعت کو پرکھنے کا معیار اس کا پروگرام ہونا چاہیئے

شاہ پور میں چودھری محمد حسین چٹھہ کی تقریر

چودھری محمد حسین چٹھہ وزیر مال پنجاب نے اتوار کو شاہ پور میں کہا کہ جمہوری نظام محض با اثر زمینداروں کے باہمی سیاسی اتحاد سے یا شخصی اطاعت کی بنیاد پر کام نہیں دے سکتا۔ جمہوریت صحیح معنوں میں عوام کی اس آتشین تمنا کے طوفان کا نام ہے۔ کہ وہ مسائل عامہ کو خود ایک جان ہو کر اور پورے پورے تعاون کے ساتھ حل کریں اور اس بات کو قطعاً نظر انداز نہ کریں۔ کہ مسائل کا منصفانہ حل افراد پر کس طرح اثر انداز ہوگا۔ چودھری صاحب موصوف نے ایک عام اجتماع میں ضلع مسلم لیگ کے ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے یہ تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ کسی سیاسی جماعت کو پرکھنے کا دیانتدارانہ معیار اس کا پروگرام ہونا چاہیئے۔ اور اس کی اس اہلیت کا اندازہ ہونا چاہیئے۔ کہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے وہ کس حد تک مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا مسلم لیگ کو بھی اگر زندہ انجمن کی حیثیت سے قائم رہنا ہے۔ تو اسے اپنی سرگرمیاں عوام کی امنگوں اور تمناؤں کے مطابق ڈھالنی چاہئیں۔

کراچی ۱۶ر فروری۔ خواجہ ناظم الدین نے ڈاکٹر مصدق کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ایرانی عوام کو زلزلہ کی وجہ سے جس جانی و مالی نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے پاکستان کو اس سے

خالص سونے کے بہترین زیورات
فرحت علی جیولرز
۳۹ کمرشل بلڈنگ، مال روڈ، لاہور
فون نمبر ۲۶۲۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

جماعتیں آپس میں مشورہ کریں اور غور کریں کہ انہیں کیا کیا خطرات پیش آسکتے ہیں اور ان کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے

نوٹ:- سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳ فروری کو خطبہ جمعہ میں احباب کے لئے جو اہم ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ ان کا ایک حصہ دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

جب اور جہاں یہ خطبہ پہنچے۔ جماعت فوراً اجلاس بلائے اور مشورہ کرے کہ ان کے لئے کیا کیا خطرات ممکن ہیں۔ اور ان کے کیا علاج انہوں نے تجویز کرنے ہیں۔ اور پھر جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے اور ان کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ مرکز میں آدمی بھجوا سکے وہ مرکز میں آدمی بھجوائے جو مقامی تجاویز لاکر

نظارت امور عامہ سے اور نظارت دعوۃ وتبلیغ سے مشورہ

کرے۔ ممکن ہے بعض مشورے ایسے ہوں جن کی اطلاع حکومت تک پہنچانی مقصود ہو۔ یا لٹریچر کی اشاعت مقصود ہو۔ تو اس کے متعلق نظارت امور عامہ اور دعوۃ وتبلیغ ہی مفید مشورے دے سکتے ہیں اور مقامی حالات کو لوکل جماعتیں ہی صحیح طور پر سمجھ سکتی ہیں۔ اس لئے مرکز کا یہ ہدایت دینا کہ تم یوں کرو۔ بعض اوقات فضول سی بات ہو جاتی ہے۔ جماعتیں پہلے آپس میں مشورہ کریں۔ اور اس بات پر غور کریں کہ انہیں کیا کیا خطرہ پیش آسکتا ہے۔ اور پھر اس کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے پھر یہ بھی دیکھا جائے کہ جن لوگوں سے خطرہ ہے انہیں وہاں کیا اہمیت حاصل ہے۔ اور ان کی جرأت اور دلیری کی کیا حالت ہے۔ ان کے اندر

قربانی کا جذبہ

کس حد تک پایا جاتا ہے پھر آیا وہاں کے حکام دیانتدار ہیں۔ اور وہ اس فتنہ کو دبانے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ پھر حکام اگر دیانتدار بھی ہوں اور وہ فتنہ کو دبانے پر آمادہ بھی ہوں تو بعض اوقات کچھ کمزوری باقی رہ جاتی ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ وہ حکام فتنہ کو دبانے پر آمادہ نہ ہوں۔ تو اس صورت میں اگر کوئی شورش ہوئی تو کیا جماعت طاقت رکھتی ہے کہ اس شورش کا مقابلہ کرے پھر اس مقابلہ کے لئے انہوں نے کیا سکیم تیار کی ہے یہ باتیں ہیں جن پر غور کرنا ضروری ہے۔

بہرحال تم یہ سمجھ لو کہ کسی احمدی نے اپنی جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ تمہارا اپنے گاؤں یا اپنے شہر میں اچانک مر جانا یا لڑتے ہوئے مارے جانا۔ تمہارے وہاں سے آجانے سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔ اگر کسی احمدی نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ تو ہمیں اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہوگی۔ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے اتنی تعداد میں قتل ہونے کی وجہ ہی یہی تھی۔ کہ انہوں نے اپنی جگہوں کو چھوڑ دیا۔ اگر وہ میری بات مان لیتے اور اپنی جگہوں کو نہ چھوڑتے تو اس قدر قتل وغارت نہ ہوتی وہ بے شک بعد میں امن ہو جانے پر ہجرت کر لیتے۔ ہجرت ہم نے بھی کی۔ لیکن چونکہ ہم نے قادیان کو فتنہ کے وقت چھوڑا نہیں۔ اس لئے ہم امن ہونے پر خیریت سے یہاں آگئے۔

پس یاد رکھو کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی جگہ چھوڑ دیں تو ہمیں آپ سے کوئی ہمدردی نہیں ہوگی یہ نہیں کہ تم اپنی جگہ چھوڑ کر یہاں آجاؤ۔ اور پھر دریافت کرو۔ کہ اب ہم کیا کریں اگر ایسا ہوا۔ تو ہم یہی کہیں گے۔ کہ جس شخص کے مشورہ پر تم نے یہ فعل کیا ہے۔ اسی سے اب بھی مشورہ لو ہم تو صرف ایک بات جانتے ہیں کہ

مومن منتظم ہوتا ہے

...... جماعتوں کے نمائندے خود آئیں۔ اور ناظر صاحب امور عامہ اور ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ سے مشورہ کریں اور پھر اس مشورہ پر عمل کریں اور دعائیں کریں۔ یاد رکھو اگر تم نے احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو تمہیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ

احمدیت خدا تعالےٰ کی قائم کی ہوئی ہے۔

مودودی احراری اور ان کے ساتھی اگر احمدیت سے ٹکرائیں گے تو ان کا حال اس شخص کا سا ہوگا۔ جو پہاڑ سے ٹکراتا ہے۔ اگر یہ لوگ جیت گئے۔ تو ہم جھوٹے ہیں۔ لیکن اگر ہم سچے ہیں تو یہی لوگ ہاریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ وباللہ التوفیق

میں مکرر احباب کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ یہ فتنہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بھی ویسا ہی خطرناک ہے۔ جیسا ہمارے لئے اس لئے ان سے بھی جہاں جہاں وہ ہوں مشورہ کریں۔ اور

اپنی حفاظت کی سکیم

میں ان کو بھی شامل کریں اور ان کی حفاظت بھی پورے اخلاص اور جذبہ سے کریں خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

وعدوں کی آخری میعاد ۲۱ فروری ہے

پاکستان کی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کے لئے اس سال کے وعدوں کی آخری میعاد ۲۱ فروری ۱۹۵۳ء ہے ہر مجاہد اس تاریخ سے پہلے اپنا وعدہ حضور میں پیش کرے۔ اور اس کی منظوری کی اطلاع دفتر وکالت مال سے حاصل کرے۔ اور پھر اسے جلد سے جلد ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

تین قطعات

مندرجہ ذیل قطعات ایک غیر از جماعت دوست کی جودت طبع کا نتیجہ ہیں۔ ہم شکریہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں (ادارہ)

حضور رسالتمآب

انہی سے زیست کی سرگرمیاں ہیں
یہی ہیں باعثِ تخلیقِ آدمؑ
انہی کے دم سے ہے بزم جہاں ہیں
خدائے لم یزل کا اسمِ اعظم

تعصّب

انسان کی عظمت کا کفن سینے کو
ہر فرد نئے روپ میں ڈھل کر آیا
ہر چند سوئے دیر و حرم بھی دیکھا
ملّا و برہمن کا تعصّب پایا

دیگر

میخانۂ توحید کی حالت ہے دگرگوں
مینا ہے شکستہ کہیں پیمانے پڑے ہیں
مذہب کے تعصب کو کلیجے سے لگائے
اس دور کے توحید کے دیوانے پڑے ہیں

یداللہ علی اسد

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۵۳ء

احمدیوں کیلئے ہدایات

احباب کے پاس ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو الفضل کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہوا ہے پہنچ چکا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ احباب نے ان باتوں پر جو شر پسند لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے اور خود حفاظتی کے متعلق جن امور کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے غور کیا ہوگا۔ اور ان کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے ہر ممکن کوشش شروع کر دی ہوگی۔

یہ باتیں یاد رکھیں

ہم آج کی اشاعت میں خطبہ کا ضروری حصہ پھر شائع کر رہے ہیں۔ اور اس امر کی اہمیت کے پیش نظر اپنے الفاظ میں ضروری باتوں کا اعادہ خلاصۃً یہاں بھی درج کر دیتے ہیں۔

(الف) تمام جماعتیں فوری طور پر اجلاس بلائیں اور باہم مشورہ کریں۔ کہ

(۱) ان کے مقامی حالات کے مطابق کیا کیا خطرات ممکن ہیں۔

(۲) ان خطرات کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں

(ب) (۱) جماعتیں باہم اس طرح مشورہ کرنے اور تجاویز سوچنے کے بعد مرکز میں نظارت امور عامہ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مشورہ کرنے کے لئے صاحب رائے آدمی بھجوائیں۔

(۲) جو آدمی بھجوائے جائیں ان کو ان تمام باتوں کا پورا پورا علم ہونا چاہیئے جن کا ذکر خطبہ میں کیا گیا ہے۔

(۳) کوئی احمدی کسی صورت میں بھی اپنی جگہ چھوڑنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ تنظیم کی جائے۔

(۴) ڈاک کے ذریعہ اطلاع بھیجنا فضول ہے

(۵) گورنمنٹ کے حکام کو مطلع رکھیں۔

(ج) بھائی انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کو بھی اپنی حفاظت کی سکیم میں شامل کریں۔

(۲) دعائیں تواتر کے ساتھ کی جائیں۔

(۳) احباب اللہ تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ رکھیں۔ اور یقین رکھیں کہ ہم حق پر ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم ہی کامیاب ہوں گے۔

ہم نے مختصراً یہ باتیں یہاں درج کر دی ہیں تاکہ احباب ان کی اہمیت کو سمجھیں۔ انہیں اپنے دلوں پر نقش کر لیں۔ اور ان کے مطابق عمل کریں۔

جماعت احمدیہ ہمیشہ پرامن رہتی ہے

یاد رہے کہ یہ تجاویز خود حفاظتی کے پیش نظر ہیں۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ اپنا کردار فتنہ و فساد سے بے داغ رکھتی چلی آئی ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ اور ہماری جماعت دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے ہم عقیدۃً مجبور ہیں کہ ہر قسم کے شور و فساد سے پرہیز کریں۔ اور آئین پسندی کا اصول قائم کریں۔

افسوس ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کو سمجھنے میں ہمارے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض فتنہ انگیز اور فساد پرور لوگ ہمیشہ جماعت احمدیہ کے خلاف شور برپا کرنے اور بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ابتدا ہی سے وہ ایسا کرتے آئے ہیں۔ احمدیوں کے جلسوں پر ہلے بولتے ہیں اینٹیں مارتے ہیں۔ اور اسی طرح کے اور غیر آئینی اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور یہ ایسی واضح حقیقت ہے کہ پاکستان کا بچہ بچہ اس کو جانتا ہے۔ اس لئے ارباب نظم و نسق کو تو سب سے زیادہ اس کا علم ہے۔

ارباب نظم و نسق یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر ایسے موقعہ پر جماعت احمدیہ نے نہائت حوصلے سے کام لیا ہے۔ اور نظم و نسق کے قیام کے پیش نظر ارباب نظم و نسق سے پورا پورا تعاون کیا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے حق دفاع کو بھی استعمال کرنے سے ہمیشہ گریز کیا ہے۔

آج پھر

آج پھر ان شر پسند لوگوں نے احمدی مسلمانوں کے خلاف فساد انگیزی کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اور جیسا کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں واضح فرمایا ہے۔ یہ لوگ جو اپنے آپ کو علماء کہلاتے ہیں۔ عوام کو احمدیوں کے خلاف قانون ہاتھ میں لینے کے لئے بھڑکا رہے ہیں۔ بلکہ جگہوں میں جلسے کر کے شورش کرنے کے لئے لوگوں سے کھلم کھلا وعدے لئے جاتے ہیں۔ اور دستخط کرائے جاتے ہیں۔ اور ارباب نظم و نسق یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر جہاں تک آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ ان مفسدہ پرداز لوگوں کو یہ یقین سا ہو گیا ہوا ہے۔ کہ ارباب نظم و نسق بھی ان سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ان کی جو تقریریں خود ان کے اخبارات میں شائع ہوتی ہیں۔ اگرچہ ان کو اصل سے بہت نرم کر دیا جاتا ہے۔ پھر بھی وہ ایسی ہیں کہ کسی ملک کا نظم و ضبط ایسے صریح باغیانہ اور مفسدانہ انداز و لہجہ کی برداشت نہیں کر سکتا۔

خیر یہ دیکھنا تو ارباب حکومت کا کام ہے۔ احمدیہ جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان امور کو جن کی طرف سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے پیش نظر رکھیں۔ اور ان فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔ جو موجودہ حالات میں ان پر عائد ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح کریں۔ جس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کرنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ مومن جہاں ہوشیار ہوتا ہے۔ وہاں اس کا سارا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ نہائت ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں جاری رکھیں کہ وہ ہمیں اور ہمارے وطن کو ان شر انگیز لوگوں کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

اللھم انا نجعلک فی نحورھم
ونعوذبک من شرورھم۔

ہوشیار رہو

ایک امر جس کی طرف ہم آخر میں مگر جو نہائت ضروری ہے توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ فساد پرور لوگوں کا یہ بھی طریق ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی فتنہ و فساد کی اور اشتعال انگیزی کو لوگوں کی نظر میں جائز ثابت کرنے کے لئے ایسے فریب کارانہ طریقے بھی استعمال کرتے ہیں۔ کہ خود شرارت کر کے اس کو احمدیوں کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ غیر احمدیوں کو پکڑوا کر یا گواہ بنا کر بیان دلا دیتے ہیں۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ اور انہوں نے ایسا ایسا اس اس وجہ سے کیا ہے۔

اس امر کو تو جانے دیجئے کہ یہ علماء کہلانے والے لوگ خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ کے نام پر کیسے کیسے اعمال کا مظاہرہ فرما رہے ہیں۔ مگر احمدیوں کے لئے جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ حتی الوسع ان لوگوں کی ایسی فریبانہ چالوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ اور ہر وقت ہوشیار رہیں۔ اور اگر کسی کو علم ہو جائے تو فوراً اس کی اطلاع اپنے امیر جماعت کو پہنچائیں۔ اور مشورہ کر کے حکام کو بھی خبردار کر دیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جھوٹ اور فریب کے ہزارہا داؤ ہوتے ہیں۔ مگر ہمیں اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ رکھ کر ہوشیار رہنا چاہیئے۔ انشاء اللہ جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے آخر میں حق ہی کامیاب ہوگا۔ اور جھوٹ اور فریب ناکام ہوں گے۔ وباللہ التوفیق

"انجمن تحفظ اخلاق عامہ"

کل وائی ایم سی اے ہال میں ایک جلسہ ہوا جس میں آفاق کی اطلاع کے مطابق مودودی صاحب کی تحریک پر

"انجمن تحفظ اخلاق عامہ"

کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس انجمن کے قیام کا مقصد یہ ہے۔ کہ یہ لاہور کے شہریوں کی عزت و ناموس کو غنڈوں سے محفوظ رکھنے اور عوام میں اخلاقی قدروں کے جذبات پیدا کرنے کے لئے عملی اقدام کرے گی۔

اس جلسہ میں مودودی صاحب۔ آغا شورش مولانا غلام محی الدین قصوری۔ مسٹر سعید احمد کرمانی ایم ایل اے۔ خان افتخار حسین خان۔ میاں افتخار الدین وغیرہم نے تقریریں کیں۔ اور غنڈہ گردی کی مذمت کی حاضرین میں سے کئی سو آدمیوں نے اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے دستخط بھی کئے۔

اس اجلاس کا محرک وہ شرمناک واقعہ ہے جو کشمیری بازار میں ایک طالبہ کو غنڈوں کے غیر انسانی سلوک کی صورت میں چند روز ہوئے پیش آیا۔ کہا جاتا ہے کہ غنڈوں نے دن دہاڑے بیچ بازار غنڈہ پن کا ارتکاب کیا۔ مگر دوکانداروں اور راہ گزروں نے مظلومہ کو غنڈوں سے بچانے کے لئے انگلی تک نہ ہلائی۔

ہم "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" کا خیر مقدم نہائت جوش کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ اپنے اس نیک اقدام میں کامیاب ہوگی۔ جن لوگوں نے ان کو شروع کیا ہے۔ ہمیں ان کی سنجیدگی میں شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ مگر ہم ان تمام دوستوں کی خدمت میں جنہوں نے اس معاملہ میں حصہ لیا ہے۔ یہ سوال کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ "غنڈہ گردی" کا مفہوم کیا لیتے ہیں۔ دوسری بات جو ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ کیا انہوں نے غور کیا ہے۔ کہ غنڈوں کے آج اتنے حوصلے کیوں بڑھ گئے ہیں۔ اس کی ذمہ واری کن لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ اکثر اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ عوام اسلئے ایسے واقعات میں دخل نہیں دیتے کہ پولیس ان کے ساتھ شریفانہ سلوک نہیں کرتی۔ یہ بات اپنی جگہ پر درست ہوگی۔ اور اس وجہ سے بھی اگر یہ درست ہے۔ غنڈوں کے حوصلے زیادہ ہو سکتے ہیں۔ مگر ہمیں اردگرد کے حالات پر نگاہ ڈال کر ان تمام اسباب کا کھوج نکالنا چاہیئے جو غنڈوں کی حوصلہ افزائی کا باعث ہو رہے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

شذرات

طلوعِ اسلام کا سوال

اہل قرآن کے مشہور مجلہ طلوع اسلام میں کئی ماہ سے ایک سوال چھپ رہا ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہو سکا سوال یہ ہے کہ:۔

اگر قرآن مجید اور احادیث دونوں دین کے اجزا ہیں۔ اور دونوں کو قیامت تک کے لیئے واجب الاتباع رہنا ہے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فریضہ جس طرح قرآن محفوظ شکل میں امت کو دینا ہے۔ اسی طرح اپنی احادیث کا ایک مجموعہ بھی محفوظ شکل میں دینا ہے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اس سے یا تو ماننا پڑے گا۔ کہ آپ نے اپنے فرض میں کوتاہی کی۔ یا آپ نے احادیث کو دین کا مستقل حصہ سمجھا ہی نہیں ہے

احادیث کے متعلق جماعت احمدیہ کا ہرگز یہ موقف نہیں۔ کہ وہ من وعن ماننے کے لائق ہیں۔ بلکہ اس کے نزدیک دین کی اصل بنیاد قرآن پاک ہے۔ اور سنت رسول دوسرے نمبر پر ہے۔ اور احادیث تیسرے نمبر پر ہیں۔ اور ان میں سے صرف وہ قابل قبول ہیں۔ جو قرآن مجید اور سنت کے مطابق ہیں۔ اور یہ مسلک خود اہل قرآن کے ہاں بھی صحیح ہے۔ چنانچہ اسی رسالہ میں لکھا ہے۔

"میں ان حدیثوں کو جو قرآن مبین کے مطابق ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر سمجھتا ہوں۔ اور ان کی دینی اہمیت پوری طرح جانتا مانتا ہوں۔ میں خود قرآن کی تفسیر اپنی سمجھ کے مطابق کروں مجھ کو اس کا حق ہو۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو قرآن مجید کی تبلیغ و تعلیم و تبیین ہی کے لیے مبعوث ہوئے ان کو قرآن کی آیات کی تفسیر بیان فرمانے کا کوئی حق نہ تھا۔ کوئی صاحب عقل سلیم ایسا نہیں سمجھ سکتا۔ جب کوئی حدیث صحیح یعنی مطابق قرآن مجھے مل جاتی ہے۔ اس سے سرتابی کفر سمجھتا ہوں"۔

(طلوع اسلام دسمبر ۱۹۵۲ء)

مدیر صاحب "طلوع اسلام" فرمائیں کہ قرآن کے مطابق احادیث دین کے اجزا ہیں یا نہیں تو ان کی سرتابی کفر کیسے قرار دی جا سکتی ہے؟

"ختم نبوت کے منکر" ــ وہابی

"زمیندار" علماء کے راست اقدام اور بائیکاٹ کی سکیم کا خیر مقدم کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"قادیانیوں کے معاملہ میں مسلمان کسی مفاہمت پر آمادہ نہیں ہو سکتے۔ تحفظ ختم نبوت ان کے ایمان وعقیدہ کا جزو ہے"

ہم انہی کالموں میں دیوبندی بریلوی اور شیعہ حضرات کے متعلق کافر اور ختم نبوت کے منکر ہونے کے فتادے درج کر چکے ہیں۔ آج ہم اسی قسم کا فتویٰ فرقہ اہلحدیث کے متعلق بھی ہدیۂ قارئین کرتے ہیں کتاب "الفصیح المبین فی کشف مکائد غیر مقلدین" میں ۶۶ علماء کی مہروں سے لکھا ہے کہ

"نصر المومنین مصنفہ اخوند صدیق پشاوری شاگرد رشید مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہے کہ انہوں نے خاتم النبیین کے الف لام کو عہد خارجی کا لکھا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ بعض کے خاتم ہیں نہ سب کے حالانکہ آپ کل انبیاء کے خاتم ہیں اور نبی آخر الزمان ہیں۔ کہ بعد آپ کے کوئی نبی نہ ہوگا۔" صفحہ ۳۲

نیز لکھا ہے۔

"ہمارے زمانہ کے وہابی مثل خارجیوں کے ہیں اور خارجی مثل باغیوں کے ہوئے تو جو حکم باغیوں کا ہوا وہی ان لامذہبوں کا ٹھہرا۔" صفحہ ۱۶

"جبکہ لامذہب اور غیر مقلدین اہلسنت والجماعت سے خارج ہیں تو اہلسنت والجماعت کی نماز لامذہبوں کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اور ان کے ساتھ مخالطت سے اہلسنت والجماعت کو پرہیز اور اجتناب کرنا چاہیئے۔" صفحہ ۱۷

ان فتادے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ "مسلمان" **صرف قادیانیوں سے ہی نہیں۔ بریلویوں دیوبندیوں، شیعوں اور اہلحدیثوں سے بھی مفاہمت نہیں کر سکتے۔**

خدا کے بندے

میڈرڈ میں ایک شخص کے ہاں ۸۲ سال کی عمر میں پہلا بچہ پیدا ہوا ہے (ایک خبر)

یہ مختصر سی خبر سنکر ہمیں کئی ہزار سال پیشتر خدا کا ایک بندہ یاد آگیا۔ جو سرزمین کنعان کا رہنے والا تھا۔ ۸۶ برس کی عمر میں (بائیبل پیدائش ۱۶/۱۶) خدا نے اسے پہلا فرزند دیا۔ یہ فرزند جب دس بارہ سال کا ہوا تو خدا نے اپنے محبوب بندے کو اشارہ کیا کہ وہ اپنی آنکھوں کے تارے کو اس کی راہ میں ذبح کر دے۔ تب اس نے اپنے لختِ جگر کی گردن پر چھری چلانے کے لیئے پوری قوت سے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اور قریب تھا۔ کہ سر تن سے جدا ہو جاتا۔ مگر خدا کی طرف سے فوراً ندا آئی۔ قد صدقت الرؤیا یا ابراہیم اے ابراہیمؑ تو نے اپنی رؤیا کو پورا کر دکھایا ہے۔

اسپر خدا کے بندے نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اس لیئے نہیں کہ اسے اپنے لختِ جگر کا خون بہتا دیکھنے کی تاب نہ تھی۔ بلکہ اسلیئے کہ خدا کے ارشاد کو ترک کرنا اس کے لیئے ناقابل برداشت تھا۔

کتنے عجیب ہوتے ہیں خدا کے بندے اور کتنا عجیب ہوتا ہے ان کا عشق۔

اچھوت عہدِ اسلامی میں

ڈیپرسیڈ کلاسز لیگ کے ۲۷ ویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے بھارت کے وزیر رسل و رسائل شری جگجیون رام نے ہندوؤں کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر ہریجنوں سے عدم مساوات ختم نہ ہوئی تو وہ کمیونسٹ ہو جائیں گے۔

شری جگن ناتھ پرشاد کھٹک بی۔ اے ایل ایل بی پریذیڈنٹ انڈیا اچھوت اقوام نے آج سے سترہ برس پیشتر اپنے ایک پیغام میں کہا ہے:۔

"آریہ ہندو اپنی مذہبی کتب سے مجبور ہیں۔ ان کے ویدوں میں پرارتھنا اس قسم کی ہے جس میں اچھوتوں کو کمزور اور جانوروں سے بھی زیادہ بدتر سلوک کرنے کے لیئے آریہ ہندوؤں کو انکے بھگوان رام کرشن اور تمام دیوتاؤں اور اوتاروں نے حکم دیا ہے۔ ہندوؤں کی کتب میں لکھا ہے کہ رام چندر جی نے بہادر بھیل قوم کی خاتون بھلنی کے جھوٹے بیر کھائے تھے۔ اور ملاح نکھاد سے بغلگیر ہوئے تھے۔ کیونکہ دریا عبور کرنے کی ضرورت پیش آرہی تھی۔ مگر جب کام نکل گیا۔ تو پھر انہی راجپوتوں کے لیڈر رجھا تما شمبوک کو وہ بندیا چل پر بے خطا اور بلا قصور خود رام نے اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

کائستھ قوم جن کو برہمن نیچ جاتی کہتے ہیں مسلمان بادشاہوں کے عہد میں ان کو تعلیم دی گئی۔ وزیر بنا کر بادشاہوں نے اپنے پاس بٹھایا۔ خزانہ بھی ان کے ہاتھ میں دیا۔ اچھوتوں کو ہی شروع فتحیابی ہندوستان کے وقت صوبہ سندھ کے مسلمان گورنر کے ساتھ وزیر بنایا گیا۔ اور فوج میں اعلے عہدوں پر مقرر کیئے گئے۔" (بحوالہ الفضل ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء)

شری کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی کیطرف منسوب کردہ افسانہ تو ہم تسلیم کرنے کے لیئے تیار نہیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ہندو لٹریچر میں نیچ اقوام کا ذکر نہایت ذلت آمیز رنگ میں کیا گیا ہے۔ اور ہندو لیڈروں کو تہذیب و تمدن کے اس زمانہ میں اس افسوسناک صورت کو ضرور اپنے عمل سے بدل دینا چاہیئے۔

دوسری طرف ہریجنوں کو بھی سوچنا چاہیئے کہ اسلامی قصر حکومت کا نظارہ کرنے کے بعد "کمیونزم" **کے کنوئیں میں چھلانگ لگانا کہاں کی عقلمندی ہے؟**

قوم کی مائیں

پاکستان میں عورتوں کے اندر آزادی کی جو غلط رَو چل رہی ہے۔ اس کے خوفناک نتائج کا تصور کرنے کے لیئے کراچی کی ایک "آزاد خاتون" کے "آزاد" مضمون کی چند سطور مطالعہ کیجیئے:۔

"یہ بات ہماری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی۔ کہ ساری آزادی مردوں کو ہی کس نے دے دی۔ وہ چاہیں کلب جائیں ہوٹل۔ تفریح، سینما مگر عورت کو پردے میں سے جھانکنا بڑا عیب برقعہ ڈالکر باہر نکلنا معیوب . . . . اب عورتوں کو چاہیئے کہ وہ ان کو سیدھا کریں ورنہ یہ ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ کہتے ہیں دم ہزار سال نل میں رکھی جائے۔ تو وہ سیدھی نہیں ہو سکتی۔ ان کی عادتیں مستقل ہو گئی ہیں۔ وہ اپنا اُلّو سیدھا کرنے کی ٹکڑ میں رہتے ہیں۔ تو بیویاں بھی اپنا اُلّو سیدھا کریں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ مرد ہیں آپ عورتیں"

(رسالہ شہناز کراچی)

جس قوم کی مائیں ایسی ہوں اس کی نسلوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل

ــ خود خرید کر پڑھے ــ

"نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا"

از مکرم حمید قریشی صاحب

ابھی دنیا اس زلزلہ عظیمہ کو نہیں بھولی تھی۔ جو وسط اگست ۱۹۵۰ء میں تبت آسام اور بہار میں آیا اور جس کے متعلق مانچسٹر یونیورسٹی نے اعلان کیا تھا کہ ——— یہ زلزلہ پہلے چار عظیم زلزلوں سے زیادہ شدید ہے۔ قریب ترین شدید زلزلہ جو ۱۹۳۵ء میں کوئٹہ میں آیا تھا اس سے ۵ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔ سارا شہر پیوند زمین ہو گیا تھا اور اس سے ایک ہزار میل کا علاقہ متاثر ہوا تھا ——— تبت آسام بہار کے زلزلہ اور سیلاب کے باعث ۱۹۵۰ء میں جو حالات پیدا ہوئے ان کے متعلق آسام کے وزیر صحت مسٹر رائے نے بیان کیا کہ زلزلہ زدہ علاقہ میں ۶۰ فی صدی مکانات تباہ ہو گئے ۹۰ فیصدی کنوئیں تباہ ہو گئے جن کا پانی پینے کے قابل نہ رہا۔ کم از کم ۸۰۰ دیہات بالکل تباہ ہو چکے ہیں ۶۰ فی صدی سڑکیں کسی صورت بھی قابل استعمال نہیں چیلا مارا اور ماردانی کی تکون کا ۳۰۰ مربع میل علاقہ جھیل بن گیا ہے۔ دریائے برہم پترا اور دریائے ڈیہانگ کی طغیانی کے باعث ۱۷۵۱ دیہات زیر آب ہو چکے ہیں۔

اس عظیم تباہی کو اڑھائی برس ہی گزرے تھے کہ فروری ۱۹۵۳ء میں ایک بار پھر وہی طوفان اور سیلاب کا منظر مغربی یورپ کو دیکھنا پڑ گیا۔ تبت آسام اور بہار کے پاس تو سائنس اور مدد کے سامان کم تھے۔ اور وہ آتش فشاں پہاڑوں میں گھر کر اپنے بچاؤ کا سامان نہ کر سکے مگر یورپ جیسا ترقی یافتہ براعظم کچھ ایسی طرح گھرا کہ کوئی بھی حیلہ کارگر نہ ہو سکا اس عظیم طوفان سے سپین۔ فرانس۔ انگلستان۔ ہالینڈ بلجیم اور جرمن کا ہزاروں میل کا علاقہ متاثر ہوا صرف برطانیہ میں دو ہزار اشخاص ہلاک اور ایک ہزار لاپتہ ہوئے۔ دریائے ٹیمز کا پانی چڑھ جانے کی وجہ سے بند ٹوٹ گیا اور دریا کا پانی شہر کی دیواروں کی طرف بڑھنے لگا۔ بند کو باندھنے کے لئے ۱۴ لاکھ ریت کے بورے مہیا کئے گئے۔ جب فوج کے ہزاروں انجینئر۔ فضائی بیڑے کے آدمی اور بحری بیڑے کے ملاح شگاف بھرنے کے لئے لگ گئے۔ ۵۳ ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔ سردی اس قدر بڑھ گئی۔ کہ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی نیچے گر گیا۔ اس عظیم طوفان سے متعدد جہاز ڈوب گئے۔ ٹیلیفون اور تار کے سلسلے منقطع ہو گئے۔ اور ریلوے آمد و رفت رک گئی۔ اس نقصان عظیم کو قومی سانحہ قرار دے کر اجتماعی مدد کی اپیل کی گئی۔ اور سب لوگ مل جل کر لوگوں کی مدد کر رہے ہیں۔

اس قدر خوفناک اور ہلاکت خیز طوفان کا ذکر سنکر ہر صاحب ایمان کانپ اٹھتا ہے کہ آخر یہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ آئے دن کی جنگیں۔ قحط اور وبائیں۔ طوفان اور زلازل۔ آخر یہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہونیوالا ہے۔ آپ سوچتے رہیئے۔ پریشان ہوتے رہیئے لیکن آپ کچھ نہ پا سکیں گے۔ لیجئے میں اس کی وجہ اس مخبر صادقؑ کی زبان سے بتاتا ہوں۔ جس نے آج سے پچاس سال قبل ان باتوں کی خبر دیدی تھی۔ اور آگاہ کر دیا تھا کہ مصائب اور عذابوں کا آغاز ہو رہا ہے۔ خدا کا مسیح فرماتا ہے:۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت و فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔"

آخر خدائے قدوس کو تمام دنیا میں تباہی لانے کی کیا ضرورت تھی۔ آخر ان لوگوں سے کیا گناہ سرزد ہو گیا تھا۔ کہ زمین کو زیر و زبر کر کے ہوا کو بھیج کر سمندر کے پانی کو اچھال کر ہزارہا نفوس کو دم بھر میں لقمہ اجل بنا دیا گیا۔ آرام و سکون سے بیٹھے ہوئے اور اپنے کاموں میں مصروف جانوں کو موت سے ہمکنار کر دیا گیا۔ وہ کیا غلطی تھی۔ جس کا بدلہ اس قدر سختی سے لیا گیا۔

سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ مصائب طوفان اور عذاب خدا تعالیٰ کی اس سنت کی آگاہی کے لئے ہیں کہ

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

خدائے قدوس نے ایک نذیر بھیجا۔ کہ دنیا کو ڈرائے کہ وہ نیکیوں کو اختیار کریں۔ اور جتائے کہ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی نظروں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے۔ وہ وقت دور نہیں ——— اور پھر جب لوگوں نے اس کی باتوں پر دھیان نہ دیا۔ اور حقیقت سے بے خبری رہنا پسند کیا۔ تو اسے کہنا پڑا ——— "میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔" اور جب دنیا پھر بھی مکروہ کاموں سے باز نہ آئی۔ اور خدائے قہار کی غیرت کا کسی نے پاس نہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا ؎

اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار

اور دنیا کو بتا دیا۔ کہ خدا کی خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر تم برائیوں میں اس قدر بڑھ گئے ہو۔ کہ تمہیں اصل راہ پر لانے کے لئے سختیوں کی ضرورت ہے تمہاری غلافی آنکھیں معمولی معمولی واقعات سے سبق حاصل کرنے کے قابل نہیں رہیں۔ تمہارے دل چھوٹے چھوٹے واقعات سے نہیں پسیج سکتے۔ اب خدائے خشمگیں کچھ خارق عادت نشان اور ہولناک تباہیاں دنیا پر وارد کرے گا۔ تب تم سبق حاصل کر سکو گے تب تم خدا کی حقیقت اور حیثیت کو جان سکو گے۔

خدا تعالیٰ نے بڑے زور آور حملوں سے اپنے اس نذیر کی سچائی ظاہر کرنی شروع کر دی ہے جسے دنیا کے ڈرانے کو بھیجا تھا۔ اور جس نے کہا تھا۔

"کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہو گا۔"

اور بتا دیا۔ کہ جس طرح تم محفوظ سے محفوظ قلعہ میں بیٹھ کر بھی موت سے نہیں بچ سکتے۔ اسی طرح تم ان مصائب سے انسانی عقل یا اپنی تدبیر سے نہیں بچ سکتے اگر تم واقعی خدا تعالیٰ سے ڈرتے۔ اور اس کی باتوں کو برحق سمجھتے ہو۔ اور ان مصائب سے پناہ چاہتے ہو جن سے آبادیاں ویران ہو جائیں گی۔ اور خون کی نہریں چلیں گی۔ تو اس کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ ———

"توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا ——— نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

اے بھولے انسانو! ——— "خارق عادت زلزلے جو کبھی اس طور سے اس ملک میں نہیں آتے تھے۔" خبر دے رہے ہیں۔ کہ خدا کا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے۔ اور آئے دن ایسی نئی نئی آفات نازل ہو رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے طور بدل گئے ہیں۔ اور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کوئی بڑی آفت دکھلانی چاہتا ہے ——— چنانچہ میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ توبہ کرو۔ کہ زمین پر اس قدر آفات آنے والی ہیں کہ جیسے کہ ناگہانی طور پر سیاہ آندھی آتی ہے۔ اور جیسا کہ فرعون کے زمانہ میں ہوا۔ کہ پہلے تھوڑے تھوڑے نشان دکھلائے گئے۔ اور آخر وہ نشان دکھلایا گیا۔ جس کو دیکھ کر فرعون کو بھی کہنا پڑا۔

آمنت انہ لا الٰہ الا الذی آمنت بہ بنوا اسرائیل۔

عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کریگا۔ اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ وہ زلزلہ آ جائیگا۔ جو قیامت کا نمونہ ہے۔ تب ہر قوم میں ماتم پڑے گا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا۔" ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

سعید روحو! آؤ ہم مل کر ڈھونڈیں اس وقت کا مسیحا کون ہے۔ کہاں ہے۔ کیا اس مسیحا کو تلاش کرنا ہمارا فرض نہیں کیا اس مہدیٔ مسعود کی تلاش پر نکلنے کے لئے ہمیں مخبر صادقؐ نے برف پر گھٹنوں کے بل چلنے سے بھی گریز نہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ تو ہم کیوں آرام سے بیٹھے ہیں؟

ہمیں ان مصائب اور عذابوں کی خبر دیتا ہوا ایک شخص چلا چلا کر کہہ رہا ہے۔

——— "اگر میں صادق ہوں تو ضرور ہے۔ کہ آسمان میرے لئے ایک زبردست گواہی دے۔ جس سے بدن کانپ جائیں۔ اور اگر میں پچیس سالہ مجرم ہوں جس نے اس مدت دراز تک خدا پر افترا کیا۔ تو میں کیونکر بچ سکتا ہوں۔ اس صورت میں اگر تم سب میرے دوست بھی بن جاؤ تب بھی میں ہلاک شدہ ہوں۔ کیونکہ خدا کا ہاتھ میرے مخالف ہے"

اور پھر درد بھرے لہجہ میں پکارا۔ "اے لوگو! تمہیں یاد ہے کہ میں کاذب نہیں بلکہ مظلوم ہوں اور مفتری نہیں بلکہ صادق ہوں۔ میرے مظلوم بننے پر ایک زمانہ گزر گیا۔"

کیا یہ ٹھیک نہیں کہ ہم وقت کے مسیحا اور مہدی دوراں کا انکار کر کے دنیا اور اپنے آپ کو مزید تباہیوں کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ ان زلزلوں کو دعوت دے رہے ہیں جو قیامت کا نمونہ ہو سکتے ہیں۔

اے دنیا کے گوشوں میں بسنے والے سعید الفطرت انسانو! اے نیکیوں اور صداقتوں کا خیر مقدم کرنے والی روحو! احمدیت تم سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ تم اپنی غلطیوں پر نادم ہو۔ اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرو۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ مالک ارض و سماء کے حضور میں سر جھکا کر آنکھ کے پانی سے ان مصائب کو روکو۔ تضرع اختیار کرو تا عذاب ٹالدیئے جائیں۔ تڑپو تا رحم کئے جاؤ۔

اے ان عذابوں کو خارق عادت قرار دینے والو! ان عذابوں کی پیشگوئیوں کو دیکھو۔ نذیر کے انذار پڑھو۔ اس کے کرب اور تڑپ کا احساس کرو۔ تا خدا تعالیٰ کو نذیر کے قبول کروانے کے لئے بڑے زور آور حملوں کی ضرورت نہ رہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ سات (۷) پر)

قبل از تاریخ آدم کی دریافت اور قرآن مجید

(۲)

از مکرم مرزا خلیفہ صلاح الدین صاحب ربوہ

اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ کہ دنیا کے سائنس [دان] ادارہ شجری کو انسانیت کے ابتدائی بنیادی اصول سکھلانے کے لئے اور خواہشات پر قابو پانے کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے نہایت مناسب اور ضروری ذریعہ گردانتی ہے۔ جس نے محیر العقول طریقہ سے وحشی اور بے لگام انسانوں کو قابو میں لاکر متمدن اور سوچ سمجھ کر چلنے والا انسان بنا دیا۔ اس ادارہ کی دور رسی اور کمال ضبط کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مگر ساتھ ہی اس قابل قدر دریافت نے جو انسان کے ابتدائی مدارج ترقی کو واشگاف کرتی ہے۔ سائنسدانوں کو ایک بہت بڑی الجھن میں ڈال دیا۔ وہ الجھن اور اشکال یہ ہے۔ کہ طریقۂ شجری کا آغاز سائنس کے اپنائے ہوئے نظریوں کی روشنی میں حل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ان نظریوں کے مطابق کسی تبدیلی یا ارتقا کا مطلب یہ ہے۔ کہ لاکھوں سال میں باریک ترین اقساط سے غیر ارادی اور غیر محسوس طور پر واقع ہو۔ اور یہ کہ ایسی تبدیلی یا ارتقا مختلف ماحول اور حالات میں مختلف صورتیں اختیار کرلے۔ اور یہ ارتقا جاری بھی رہے۔ مگر صریحاً اس کے برخلاف جو حقائق ہمارے زیر بحث ہیں وہ "اختیاری انقلاب" کا رنگ رکھتے ہیں۔ یعنی انسان کے موجود ہوتے ہی جبکہ اس نے متوحش اور تباہ کن وطیرہ اختیار کر لیا تھا۔ اسی طبقۂ ارض پر جہاں یہ مردم خور غاری انسان ملتے ہیں۔ شجری طریقہ اپنی تمام تفاصیل سمیت انقلابی رنگ میں تمام دنیا پر یکساں طور پر چھا گیا۔ جیسا کہ گھٹا ٹوپ اندھیری رات کو ایک درخشاں سورج ایک دم روشن دن میں بدل دے۔ یعنی شجری طریقہ کو ارتقائی مدارج طے کرنے کے لئے جو طبقات الارض کا فاصلہ درکار تھا۔ وہ مفقود ہے۔ دوسرے تمام تر شجری عہد کے زمانہ میں یہ طریقہ بغیر کسی مزید تبدیلی یا تنزل کے یکساں طور پر جاری رہا۔ حتیٰ کہ پانچ ہزار سال قبل مسیح پر جبکہ شجری عہد ختم ہوا۔ پھر ایک نیا انقلاب رونما ہو گیا۔ جس نے بنی نوع انسان کو ایسی آزادی بخشی۔ کہ مختلف تمدن۔ مذاہب۔ اور نئے نئے زندگی کے طریقے اختیار کر لئے گئے۔ اور آپس میں جنگیں شروع ہو گئیں۔

گو اس معمہ کو حل کرنے کے لئے سائنسدانوں نے کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مگر ان کو اعتراف ہے۔ کہ اس کا تسلی بخش حل ان کے حیطۂ اختیار میں نہیں ہے۔ ان کے مسلمہ نظریے ان حقائق پر روشنی ڈالنے سے قاصر ہیں۔

آیئے اب دیکھیں قرآن الحکیم اس عہد کی انسانی زندگی پر کیا روشنی ڈالتا ہے۔ قرآن کریم نے ابتدائی انسانی زندگی کے حالات کو پرحکمت اور ابلغ اختصار کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ پہلے انسانی ابتدائی وحشت کو تمثیلی رنگ میں پیش کیا ہے اور یہ وہ ہستی ہے جس کے لئے زمین و آسمان بنائے گئے۔ چاند ستارے روشن کئے گئے۔ طرح طرح کی نعمتیں پیدا کیں۔ اور دیگر انسانی حوائج اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فرشتے متعین فرمائے۔ مگر جب یہ ہستی عالم وجود میں آتی ہے۔ تو خود غرضی فساد خون خرابہ میں مصروف ہو گئی۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

واذ قال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خلیفة قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ وعلم آدم الاسماء کلها ثم عرضهم علی الملئكة فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان كنتم صدقین۔ (سورہ بقرہ آیت ۳۱-۳۲)

"جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا۔ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ تو اس میں اس کو نائب مقرر فرمائے گا۔ جو فساد کرتے ہیں۔ اور خون بہاتے ہیں۔ جبکہ ہم پاکیزگی کے ساتھ تیری حمد بیان کرتے ہیں۔ اور تیری ہی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ یقیناً میں وہ کچھ جانتا ہوں۔ جو تم نہیں جانتے پھر سکھلائے بنی نوع انسان کو جامع صفات اور ملائکہ کو دکھلایا اور فرمایا۔ تم بھی ایسی صفات دکھلاؤ۔ اگر تمہارا بیان درست تھا"

ملائکہ کا کام اللہ تعالےٰ کے احکامات کا نفاذ ہے۔ ان کو یہ اختیار نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنی مرضی سے حالات کے مطابق سب تقاضات کو پورا کر سکیں۔ نہ یہ کہ کسی صفت الٰہی کے مختلف عملی پہلوؤں کو ادا کر سکیں۔ سوائے اس خاص پہلو کے جو خدا تعالےٰ نے تعمیل کرنے کے لئے حکم فرمایا ہو۔ جیسا کہ آیا ہے۔ یفعلون ما یؤمرون۔ مگر اس کے برخلاف انسان کو چونکہ خدا تعالےٰ نے روحانی قویٰ کے ساتھ عقل اور ان کے ماتحت مختلف جذبات عطا فرمائے ہیں۔ اور آزادی بخشی ہے۔ کہ وہ اپنی مرضی سے ان کو کام میں لاسکے۔ اس لئے انسان خدا تعالےٰ کی صفات پر جامع طور سے الاسماء کلها کے مفہوم کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔ اس لئے جامع صفات سیکھ سکتا ہے۔ لہٰذا انسان ہی خدا تعالےٰ کا نائب بن سکتا تھا۔

فرشتوں اور انسانوں میں یہی بنیادی فرق ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ نے اس تمثیل سے واضح فرما دیا۔ اور دوسرے یہ بات واضح فرما دی۔ کہ انسانی عقل کوتاہ ہے۔ اور حقیقی طور پر ہدایت کے بغیر اپنا برا بھلا سوچنے کے قابل نہیں۔ بلکہ غلطی کر بیٹھتی ہے اور خود تباہی کا وطیرہ بھی اختیار کر سکتی ہے۔ جیسا کہ ابتدائی انسان فساد اور خون خرابے میں مبتلا ہو گیا۔ حق یہ ہے کہ جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ وہ علیم و خبیر ہے۔ ماضی اور مستقبل جانتا ہے۔ وہی انسان کو مفید راہ بتا سکتا ہے۔ جس سے انسان پچھلے کچھوے اور ہمیشہ ترقی کرتا چلا جائے۔

غرض جب وحشی انسان کو ضروری ابتدائی اخلاق و اعمال سکھلائے گئے اور امن کے راستے بتائے گئے تو فرمایا۔ یٰادم اسکن انت وزوجك الجنة وكلا منها حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظلمین (البقرہ آیت ۳۶)

پھر ہم نے کہا اے بنی نوع اب تو اور تیرا زوج جنت میں رہو اور اس سے تم دونوں جہاں چاہو اور جو چاہو کھاؤ پیو۔ مگر اسے مرد و زن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم خود اپنی ہلاکت کے موجب ہو گے۔"

یہ شجر ممنوعہ کا حکم اللہ تعالےٰ نے انسان کو ابتدائی اخلاق سکھانے اور میاں بیوی بنانے کے بعد دیا۔ جس نے وحشت اور خود رہ بازی کی زندگی کو جنت نظیر زندگی میں تبدیل فرما دیا تھا۔ تب شجرہ ممنوعہ کے حکم کو بطور نشان اطاعت عطا فرمایا۔ یہ درست کہ شجرہ ممنوعہ حدود اللہ کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ مگر ابتدائی انسان کو شیطانی ہمزات یا نفسانی خواہشات کے برے رجحانات سے بچنے کی سکھلائی کے لئے اور اتباع معروف و نہی منکر کی تمرین کی غرض سے شجرہ ممنوعہ ایک مادی نشان بطور بطور تمثیل کے مقرر فرمایا تھا۔ جو ہر وقت سوتے جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے ان کے سامنے رہتا جس کے ذریعہ انسان میں ضبط نفس اور خواہشات پر قابو پانے کا ملکہ پیدا ہوا۔ جیسا کہ قربانی کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے اب بھی تمثیلی رنگ میں جانوروں کی قربانی کا حکم موجود ہے۔ چنانچہ آج سائنسدان شجرہ ممنوعہ کی حکمت کو ٹوٹمز کا نام دیتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے آشکار ہو چکے ہیں کہ عہد شجری انسانیت سیکھنے کا پہلا اور ضروری مرحلہ تھا۔ جس سے ہر قوم اور نسل نوازی گئی۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کان الناس امة واحدة پہلے بنی نوع انسان ایک ہی امت تھے یعنی سب نے یکساں طور پر ایک ہی مدرسہ میں تعلیم پائی۔ اس کے بعد فرمایا۔

فازلهما الشیطن عنها فاخرجهما مما كانا فیه وقلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو ولكم فی الارض مستقر ومتاع الی حین۔

"پھر شیطان نے مرد و زن کو (شجری احکام سے) پھسلا دیا اور ان کو اس (جنت) سے نکلوا دیا جس میں وہ تھے۔ ہم نے کہا نکل جاؤ۔ اب تم میں سے بعض ایک دوسرے سے دشمنی کریں گے۔ تاہم اس زمین میں تمہارے لئے ایک وقت تک جائے رہائش اور سامان معیشت ہم نے مقدر کی ہے۔"

شیطان کے بہکانے یعنی نفس کے دھوکہ میں ہم نے کا سوال جنت میں تو پیدا ہی نہیں ہوتا۔ یہ پہلا انسانی گناہ تب ہوا جبکہ اللہ تعالےٰ نے شجری عہد کو ختم فرما دیا اور ہر فرد کو اپنے اعمال کا خود ذمہ وار قرار دے دیا۔ یعنی جبری ابتدائی تعلیم کا دور ختم ہو گیا اور انسان کو انسانیت کی سند مل گئی۔ مگر بہت لوگ ایسے نکلے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ جنہوں نے محدثات توہم پرستی اور تجری پابندیوں کی نقل پر خود ایجاد کردہ پابندیاں عاید کر لیں۔

اس گمراہی اور توہم پرستی کے آغاز اور خود ایجاد کردہ اصول زندگی کو جو کہ آج سے قریباً ساڑھے چھ ہزار سال شروع ہوئی۔ سائنسدان ٹیبو طریقہ سے معنون کرتے ہیں۔ چنانچہ فرائڈ لکھتا ہے:۔

"ٹیبو کی پابندیاں مذہبی یا اخلاقی منہیات سے مختلف ہیں۔ ان کے پیچھے خدا کا حکم نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ پابندیاں خود عاید کردہ ہیں۔ دوسرے اخلاقی پابندیوں اور ان میں یہ فرق ہے کہ ان پابندیوں کو حتمی اور ضروری ہونے کا درجہ حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کے لزوم کے فوائد یا دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔"

غرض ٹیبو یا نفسانی تفاوت کی وجہ سے امن و صلاحیت کا دور ختم ہو گیا۔ زندگی وبال جان بن گئی۔ قبائلی بزرگوں کی جگہ نفسانی اغراض کے ماتحت ٹیبو ایجاد کرنے والوں نے لی جن کو سائنس کے لٹریچر میں جادوگر کہتے ہیں۔ مگر اس طوائف الملوکی اور لاقانونیت سے تنگ آ گئے اور استدعا کی کہ ہمارا یہ گناہ معاف ہو اور پھر وہی جنت کی حالت عطا فرمائی جائے۔ مگر چونکہ خدائے علیم و خبیر نے شجری عہد موقوف فرما دیا تھا۔ اس کی غرض پوری ہو چکی تھی اور نیا دور جاری فرما دیا تھا۔ اس لئے فرمایا ہے:۔

فتلقی آدم من ربه کلمات فتاب علیه انه هو التواب الرحیم قلنا اهبطوا منها جمیعا فاما یاتینكم منی هدی فمن تبع هدای فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون (البقرہ ۳۹-۳۸)

"تب آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے تو خدا نے پھر اس کی طرف توجہ فرمائی۔ تحقیق وہ بار بار توجہ کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔ مگر ہم نے کہا سب کے سب اس (جنت) میں سے نکل جاؤ۔ اب ضرور ہے کہ ہماری طرف سے ہدایت آئے گی جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

یعنی بنی نوع انسان کا یہ پہلا گناہ تھا جو خداوند کریم نے بتمام و کمال معاف فرما دیا۔ مگر اسی شرط پہ کہ آئندہ صرف ان کو جنت ملے گی جو کہ ہماری ہدایت کی پیروی کریں گے۔ یعنی اب لازمی تعلیم کا تجری دور ختم ہوا اور آزادئ ضمیر اور عمل کی اجازت ہو گئی۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ:۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱-۸-۰ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قرآن حکیم اصل واقعہ کو بیان فرما کر "پیدائشی" گناہ کو جو کہ عیسائیت نے اپنے اوپر ہمیشہ کے لئے لازم ملزوم قرار دیدیا اور پھر اس لعنت کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ڈالنے کی کوشش کی ہے تردید فرماتا ہے اور اس کی تردید فرماتا ہے کہ انسان ہمیشہ کے لئے جنت سے نکالا گیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پہلا گناہ یا نفسانی سرکشی کو خدا تعالےٰ نے معاف فرما دیا اور فرمایا اس نئے دور میں انبیاء شریعت لے کر آئیں گے۔ اب جو چاہے ان احکامات کی پیروی کرے اور جنت کا حقدار بنے اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اس جہان میں لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون جنت ہے۔ یعنی ان کو خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا خوف نہ ہوگا اور نہ دنیاوی نقصان اور قربانیوں کا غم ہوگا بلکہ جیسا کہ فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ ان کو دونوں جہان میں جنت ملے گی ایمان اور قربانیوں کے بدلہ میں۔

دوسرے اس امر کی وضاحت فرمادی کہ مذہبی طور پر انسانیت کی تکمیل پہلے شرعی آدم کی بعثت کے ساتھ ہوئی جبکہ انسان کو اعمال کی آزادی ملی اور اس کے اعمال پر جزا سزا مرتب ہونے کا حکم صادر ہوا۔ ورنہ پہلے وہ امۃ واحدۃ تھے اور یہ زمانہ جنت کہلایا ہے۔ کیونکہ لازمی تعلیم جاری تھی۔ جس سے کسی کو گریز کی سکت نہ تھی۔ لہذا منشاء الہٰی کے خلاف کوئی عمل ہوتا تھا شیطانی لغزشوں کی بھی گنجائش نہ تھی۔ لحاظ دوزخ کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اس لئے وہ جنت ہی تھی بلکہ کھانے پینے کی بھی اتنی افراط تھی کہ غذا خود پیدا کرنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ یعنی راشن اور ٹریننگ مفت تھی۔ مگر بعد میں جنت کا حاصل کرنا اختیاری ورکسبی ہو گیا۔ کیونکہ اب انسان ابتدائی ضروری تعلیم کا فارغ التحصیل تھا۔

بائیبل کی اس تحدی پر کہ انسانی پیدائش صرف ۴۰۰۴ سال قبل مسیح ہوئی۔ دنیائے سائنس اہل مذاہب پر اپنی نئی دریافت کے بل بوتے پھبتیاں اڑاتے ہیں۔ اور بجائے مذہبی استعارات اور اصطلاحات کو سمجھنے کے ان سے بے حرمتی سے پیش آتے ہیں۔ مگر قرآن کریم نے ابتدائی اور شرعی آدم۔ جنت اور شیطان وغیرہ کی حقیقت کو آشکار کر کے اس تعصب اور جہالت کو دور فرمایا اور مصدقاً لما بین یدیہ کا ثبوت بہم پہنچا دیا۔ السلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

الحاصل یہ ہے کہ قبل از تاریخ آدم کے متعلق سائنس دانوں نے بقیات سلف اور زمین کے نچلے طبقات سے جو موجودہ دور میں معلومات حاصل کئے ہیں اور جن کو ملحدانہ اور دجالی نظریوں کے مطابق ڈھالنے میں ناکامی پر ناکامی اٹھا رہے ہیں۔ ان کی خدا تعالےٰ نے آج سے تیرہ صد سال قبل اصل حقیقت اور حکمت قرآن حکیم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی ہدایت و ترقی کے لئے ظاہر فرما دی۔ چنانچہ حقائق و شواہد اور قرآنی تعلیم کا موازنہ اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور کر دیتا ہے کہ قرآن کریم واقعی خدا تعالےٰ نے بنی نوع انسان کے لئے بطور آخری ہدایت نامہ نازل فرمایا۔ اور یہ کہ انسانی بقاء ترقی اور مقصد زندگی کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کا تصرف اور اس کی ہدایت و رہبری جاری ہے نہ کہ نیچر کا اندھا بت بلا سوچے سمجھے دھکا جا رہا ہے۔

انشاء اللہ العزیز شرعی آدم کی بعثت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت تک کی تاریخ کا مواد نہ کسی آئندہ صحبت میں پیش کروں گا۔ خاکسار طور پر توفیق کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

موصی صاحبان کے لئے

(۱) جن موصی صاحبان کی طرف سے سنہ ۵۲-۵۱ء کی آمد کا فارم موصول ہوتا جا رہا ہے۔ ان کو سالانہ حساب بھیجا جا رہا ہے۔ جو لوگ بقایا دار ہوں ان کو چاہیئے کہ بقایا بہت جلد ادا فرمائیں یا اپنی معذوری ظاہر کر کے بقایا کی ادائیگی کے لئے قسط تجویز کر کے مجلس کارپرداز کی منظوری حاصل کرلیں۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ کا یہ قاعدہ ہے کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہو۔ اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔ ادائیگی بقایا کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔

(۲) بجٹ آمد کا پر کرنا ہر موصی کے لئے صدر انجمن نے لازمی قرار دیا ہے اور یہ فارم سال گذر جانے کے بعد پُر کرایا جاتا ہے۔ اس لئے ہر موصی کو اپنی آمد کا حساب رکھنا چاہیئے تاکہ سال گذرنے کے بعد اپنی آمد آسانی سے فارم پر درج کر سکیں۔ اس کے لئے ہم نے ایک کارڈ بھی چھپوایا ہے جس پر موصی اپنے چندہ کا حساب لکھ سکتا ہے۔ یہ کارڈ دفتر سے مفت دیا جاتا ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے کہ یہ کارڈ ہر ایک موصی کو پہنچا دیا جائے اگر کسی کو نہ ملا ہو تو دفتر ہذا سے منگوالیں۔

"زکوٰۃ ان پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔" (نظارت بیت المال)

اعلان دار القضاء

سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب جہلمی نے میاں حسن دین صاحب حلوائی مہاجر قادیان حال وارد متصل مسجد کبوتراں والی شہر سیالکوٹ سے مبلغ ۲۲۱/- روپے بابت قیمت ولکڑی ولا پانے کی درخواست دار القضاء میں دی ہے۔ میاں حسن دین صاحب کو بطریق معمولی اطلاع نہیں ہو سکی۔ اسلئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ تحریری جواب دعویٰ دفتر قضاء میں فوراً ارسال فرمائیں اور مورخہ ۲/۳/۵۳ کو پیشی کے لئے دار القضاء میں تشریف لائیں۔

(قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

ضرورت معلّم

سکھر میں ایک احمدی دوست کو اپنے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مولوی فاضل معلم کی ضرورت ہے اگر کوئی دوست جا سکیں۔ تو تنخواہ وغیرہ کے فیصلہ کے لئے مجھے لکھیں

(ابو العطاء جالندھری احمد نگر۔ ربوہ۔ جھنگ)

نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا

(بقیہ صفحہ ۵)

دن بدن گذرتے جا رہے ہیں۔ ہر گھڑی پہلی گھڑی سے خطرناک حد تک کٹھن آ رہی ہے ہماری بدعہدی اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اور بھڑکانے کا موجب ہو رہی ہے۔ توبہ کرو کہ ہم بخشے جائیں توبہ کرو کہ ہم کمزور ہیں۔ وہ تو خدا ہے قہار کا ہتھوڑا۔ خدا ہے ذو المنن کا عذاب خدائے قدوس کے نوشتے پورے ہو کر رہیں گے۔ اور پھر وقت نہ رہے گا۔

(۱) مجلد حمائل شریف بطرز یسرنا القرآن ہدیہ ساڑھے چار روپیہ ہے
(۲) دس بڑے قاعدے فی ۱۰ میزان سوا چھ روپے
(۳) پانچ چھوٹے قاعدے فی ۵ میزان سوا دو روپیہ
یعنی بجائے بارہ روپے کے صرف دس روپیہ میں دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ سے منگوائیں:۔
محصول ڈاک بذمہ خریدار

سرمہ ممیرا خاص امراض چشم کا مکمل علاج مثلاً ککرے۔ کمزوری نظر۔ پانی کا بہنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ چھپروں کی خارش وغیرہ کے لئے ہے
قیمت فی تولہ ۱۰/ تین ماشہ ۵/ دو ماشہ ۶/
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

یاد رکھیں

طاقت اور تندرستی کا دار و مدار غذا کے پورے طور پر ہضم ہونے اور فضلات کے کامل طور پر خارج ہو جانے پر ہوتا ہے۔ اگر آپ کا ہاضمہ کمزور ہے یا دائمی قبض رہتی ہے تو یقین جانیے آپ جو کچھ کھاتے ہیں سوکھتے ہیں آخر کار نتیجہ یہ ہوگا۔ طبیعت سست۔ حواس کند۔ مزاج چڑچڑا۔ سر درد۔ حافظہ کمزور۔ دل دھڑکنا۔ کمی خون۔ کمزوری اعصاب کے بعد مراق ہو جائے گا۔ اگر آپ کامل صحت و تندرستی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو شفا میڈیکل فارمیسی ربوہ کی نئی ایجاد ہضمین (Hazmine) منگائیں۔ یہ دوائی کاروباری اور مصروف لوگوں کو جو ورزش نہیں کر سکتے۔ ورزش کے تمام فوائد سے مستفید کرتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک ماہ خوراک پانچ روپے ۵/-/-

ملنے کا پتہ:۔ شفا میڈیکل ہال ربوہ ضلع جھنگ

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

بقیہ لیڈر:۔

ہمیں معاف رکھا جائے۔ اگر ہم یہ عرض کریں۔ کہ اس کی ایک نہایت اہم وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہمارے بعض خاص مذہبی قسم کے لیڈر جو قومی اخلاق کے پہرہ دار ہیں۔ خود غنڈوں کے جذبۂ قانون شکنی کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ ان کے دلوں سے قانون کا خوف نکال رہے ہیں۔ ان کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے ابھار رہے ہیں۔ غنڈے تو غنڈے حقیقت یہ ہے۔ کہ جو لوگ پہلے غنڈے نہیں ہیں۔ یہ ان میں بھی غنڈا پن پیدا کر رہے ہیں۔

مثلاً کل ہی موچی دروازہ میں علمائے کرام کا ایک جلسہ ہوا ہے۔ پھر رات کو بھی ہوا ہے۔ اور آج بھی ہو رہا ہے۔ کیا ہمارے یہ دوست جانتے ہیں۔ کہ اس جلسہ میں کیا تحریکیں کی گئی ہے۔ اخبارات خاصکر "زمیندار" مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۵۳ء اٹھا کر ان جلسوں کی روئیداد ملاحظہ فرمائیں۔

مودودی صاحب بظاہر ان جلسوں میں شامل نہیں ہوئے۔ مگر ان کا پیغام خیر سگالی جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا ہے۔

"انہوں نے (اپنے پیغام میں) کہا ہے کہ وہ ہر "راست اقدام" میں برابر کا حصہ لینے کا عہد کرتے ہیں"۔ (زمیندار ۱۷ فروری ۱۹۵۳ء)

"راست اقدام" کے سوائے قانون شکنی کے اور کیا معنی ہیں۔ ہم علمائے کرام سے ہی پوچھتے ہیں۔ کہ اسلامی شریعت میں قانوناً قائم شدہ اسلامی حکومت کے خلاف "راست اقدام" کی کہاں اجازت ہے؟ خواہ وہ حکومت کے خلاف ہو۔ یا شہریوں کے کسی فریق کے خلاف "راست اقدام" تو ابھی کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے ہی کیا قانون شکنی کے وعدے ان جلسوں میں نہیں لئے گئے؟

سوال ہے کہ کیا ایسے "راست اقدام" یا پبلک جلسوں میں اشتعال انگیزی کر کے ایسے وعدے کھلم کھلا لینے غنڈہ گردی کو تقویت پہنچائیں گے یا نہیں۔ اور کیا مودودی صاحب اس کے ذمہ دار ہیں یا نہیں۔

پھر ہم نہیں سمجھتے کہ اس منافقت کے کیا معنی ہیں۔ کہ ایک طرف تو ان کا یہ کردار ہے۔ کہ وہ غنڈہ گردی کی تقویت کے لئے پورا پورا حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ اور دوسری طرف "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" کے قیام کی تحریک فرما رہے ہیں۔

جو ہڑتال لاہور میں ہوئی ہے۔ وہ کس طرح غنڈوں کے خوف سے کرائی گئی۔ ارباب نظم ونسق تو اچھی طرح جانتے ہیں۔ لیکن خود شریف دوکاندار تو اس کا ذاتی علم رکھتے ہیں۔ ان کو دوکانیں لوٹنے کی دھمکیاں دے دے کر ہڑتال پر مجبور کیا گیا ہے جن لوگوں کو کراچی ملتان وغیرہ کے ہنگامہ کا علم ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ ایسی شورشوں کے وقت کس طرح غنڈہ عنصر ابھر آتا ہے۔ اور وہ کیا کیا تباہیاں لاتا ہے۔ ہڑتالوں اور ایسے جلسے جلوسوں سے کیا غنڈہ پن کو ہم خود تقویت نہیں پہنچا رہے۔ کیا ہم خود شرفاء کی عزت و ناموس کو لاقانونی کے حوالے نہیں کر رہے جب یہ حالت ہے۔ تو مگر مچھ کے آنسو بہا کر "تحفظ اخلاق عامہ" کی انجمنوں کی تحریکیں کیا معنی رکھتی ہیں۔

ہمارا روئے سخن ان لوگوں کی طرف نہیں ہے۔ جو نیک نیتی سے یہاں اخلاق عامہ کا تحفظ چاہتے ہیں مگر ہم ان لوگوں کی حمایت بھی نہیں کر سکتے۔ جو ایک ایک طرف تو قانون شکنی کی حمایت کر رہے ہوں۔ اور دوسری طرف "اخلاق عامہ" کے تحفظ کی تحریکیں پیش کرنے میں پیش پیش نظر آئیں۔

بہرحال ہم "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" کا بسر گرمی سے استقبال کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اس کام کا بیڑا اٹھانے والوں کو وہ عمل کی توفیق بھی عطا کرے۔ اور ان کی نیتوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

کوئی فوجی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا

ایتھنز ۱۶ فروری۔ ترکی۔ یونان اور یوگوسلاویہ کے نمائندوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان کے ملک آپس میں کسی فوجی معاہدے پر دستخط ثبت نہیں کر سکتے۔ مگر دوستی اور باہمی امداد کا معاہدہ طے کر لیا جائیگا۔ جس سے وہی مقصد پورا ہو جائیگا۔ فوجی معاہدہ بعض ٹیکنیکل مشکلات کی بناء پر ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ یوگوسلاویہ۔ یونان اور ترکی کی طرح میثاق شمالی اوقیانوس کے ادارے کا رکن نہیں ہے۔ اور اگر روس یوگوسلاویہ پر حملہ کر دے۔ تو یونان اور ترکی نیٹو کی دیگر قوموں کو امداد کا پابند نہیں بنانا چاہتے۔

مصر و شام کے درمیان ادائیگیوں کا سمجھوتہ

دمشق ۱۶ فروری۔ شام کے وزیر امور اقتصادیات سید منیر دیاب نے بتایا کہ حکومت شام نے مصر کے ساتھ ادائیگیوں کے ایک سمجھوتے کا مسودہ مرتب کر لیا ہے۔ جو عنقریب منظوری کے لئے قاہرہ ارسال کر دیا جائیگا۔ سعودی عرب کے ساتھ شام کے اقتصادی معاہدے میں اس غرض سے ترمیم کرانے کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ کہ سعودی عرب شام کے ساتھ ترجیحی سلوک کرے۔ (دار الشام)

دعائے مغفرت

شیخ جلال الدین صاحب (سابق ایگزیکٹو انجینئری) احمدیہ بلڈنگس لاہور کی اہلیہ محترمہ کا چند ماہ کی علالت کے بعد ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء شام سات بجے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

خطۂ سویز سے برطانوی فوج کے انخلاء کے مسئلہ پر بھی مصر اور برطانیہ میں سمجھوتہ ہو جائے گا

لنڈن ۱۶ فروری۔ قاہرہ کے سفارتی حلقوں کو توقع ہے کہ خطہ سویز سے برطانی فوجوں کے انخلاء کے متعلق جو بات چیت ہونے والی ہے اس کا نتیجہ سال رواں کے وسط تک معاہدے کی صورت میں برآمد ہوگا۔ مصری پریس کو یقین ہے کہ گفت وشنید نہایت غیر معمولی اعتماد کے ماحول میں ہوگی۔

گفت وشنید شروع کرتے وقت بعض بنیادی مسائل پہ پہلے ہی اتفاق ہو چکا ہوگا "سنڈے آبزرور" کا نامہ نگار قاہرہ سے رقمطراز ہے کہ یہ امر یقینی ہے کہ اگر انخلاء کا اصول قبل از وقت تسلیم نہ کر لیا گیا تو جنرل نجیب ہرگز بات چیت شروع نہیں کریں گے۔ اور امر بھی یقینی ہے کہ اگر ان سے پہلے مشرق وسطےٰ کے دفاعی ادارے میں شرکت کا مطالبہ کیا گیا تو بھی وہ گفت وشنید پر آمادہ نہیں ہوں گے۔

اس امر میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ جنرل نجیب اور ان کی فوجی کونسل خطہ نہر کو بدستور فعال رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یقین ہے کہ یہ فوجی دفاع اور قوت کی جڑ ہے مصر بحیرہ روم میں ایک مضبوط مستقر بننا چاہتا ہے جس کا دوسرا حصہ ترکی ہے۔

برطانیہ کی پوزیشن بھی ایسی نہیں ہے کہ وہ خطہ سویز پہ مکمل طور پہ قابض رہنے پہ مجبور ہو مگر اس کی خواہش یہ ہے کہ زمانہ امن میں سویز ایک دوست طاقت کے زیر نگیں ایک فعال اور طاقتور اڈہ بنا رہے۔ اس لئے گفت وشنید کا ماحصل یہ ہوگا کہ خطۂ سویز کو اس حد تک مضبوط اور فعال رکھا جائے کہ ضرورت کے وقت وہ مشرق وسطےٰ کی حفاظت کے کام آ سکے۔

اپنے ایک اداریہ میں "آبزرور" نے مشورہ دیا ہے کہ جنرل نجیب کے ساتھ دفاعی مسئلہ پہ بات چیت شروع کرنے کے وقت ہمیں خطۂ سویز سے برطانی فوجوں کے انخلاء کا اصول تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اور ہمیں امریکہ اور دوسری طاقتوں کی مدد سے مصر کو خود اسے مضبوط رکھنے کی امداد بہم پہنچانی چاہیئے۔

"سنڈے ٹائمز" نے بتایا ہے کہ برطانیہ کو روس کی اس پالیسی کو شکست دینے کا موقعہ ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیئے کہ وہ مغربی طاقتوں کے خلاف دنیائے عرب کا حلیف ہے۔

سوڈان کے معاہدہ سے دنیائے عرب کے ساتھ برطانیہ کے تعلقات پہلے سے بہتر ہو چکے ہیں اور عربوں اور اہل مغرب کے درمیان مکمل دفاعی اتحاد ہی روس کی چالوں کا درست جواب ہوگا (دار الشام)

خطۂ سویز سے برطانیہ کا انخلاء عنقریب شروع ہو جائیگا

لنڈن ۱۶ فروری قبرص میں یہ خیال ظاہر ہو رہا ہے کہ خطۂ سویز سے کچھ برطانی فوجوں کا انخلاء جلد ہی شروع ہو جائے گا۔ اور موسم بہار تک یہاں صرف اس قدر برطانی فوج باقی رہ جائے گی جو مصر کی نئی حکومت کی طرف سے اینگلو مصری معاہدے کی تنسیخ سے پیدا ہونے والے حالات سے پہلے کی تعداد سے بھی کم ہوگی۔ اگلے چند ہفتوں میں تین مزید دفاعی بٹالین روانہ ہو جائیں گی۔ دو تو برطانیہ چلی جائیں گی اور ایک قبرص میں اپنے اصلی مقام پہ۔ گذشتہ ہفتہ تین بٹالینوں کو برطانیہ واپس بلانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اور ایک بٹالین کینیا بھیج دی گئی تھی۔ دیگر جو یونٹ برطانیہ جا رہے ہیں وہ رسم تاجپوشی کی پریڈ میں حصہ لیں گے۔ (دار الشام)

شام کی طرف سے اقوام متحدہ کے نام مراسلہ

عمان ۱۶ فروری۔ کرنل عفان رشید اور کرنل توفیق شیلا نے شام کے نائب وزیر اعظم رئیل ادیب کی طرف سے یروشلم میں اقوام متحدہ کے حکام کو اردن پہ یہودیوں کے حالیہ حملوں کے متعلق حکومت شام کے نظریات سے آگاہ کرایا ہے۔ انہوں نے خط متارکہ جنگ کے معائنہ کرنے کے بعد اعلان کیا ہے کہ اردن پہ حملہ کی صورت میں ان کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے پریس ہو جائیں۔ کیونکہ وہ اردن کے لئے بھی ہر قسم کی قربانی دے سکتے ہیں جو وہ اپنی قوم و وطن کے لئے دینے پہ تیار ہیں۔

ان شامی افسروں نے اردن کے سرحدی علاقوں کے باشندوں کی بہادری اور دلیری کو زبردست خراج تحسین ادا کیا ہے (دار الشام)

درخواست دعا

ایم عبد الغفور صاحب رحیم یارخاں سے بذریعہ تار لکھتے ہیں میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں احباب اس کے دور ہو جانے کیلئے دعا فرمائیں۔